Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۸/۴۳ | منگل ۔ ۲۰۔ صفر ۱۴۱۴ھ، ۱۰۔ ظہور ۱۳۷۲ ہش، ۱۰۔ اگست ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۷۸

اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو

اگر تم چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو۔ اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالےٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو سستی میں زندگی بسر کرتا ہے اسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جہاں بھی شرک کا رخنہ دیکھیں لازمی طور پر اس کا قلع قمع کر دیں

جماعت احمدیہ کی وحدت امامت سے وابستہ ہے

ڈش انٹینا کے ذریعے دنیا بھر میں توحید کا قیام ہو رہا ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ کا خلاصہ جو حضور نے ۱۶۔ جولائی ۱۹۹۳ء کو ارشاد فرمایا اور جو حسب معمول دنیا بھر میں تین زبانوں میں مواصلاتی رابطوں کے ذریعے براہ راست (LIVE) نشر کیا گیا

(اس خطبے کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ربوہ: ۱۶۔ جولائی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ آپ کی وحدت امامت سے وابستہ ہے اس سے مضبوط تعلق قائم کرنا خدا کی توحید سے تعلق مضبوط کرنا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ جہاں بھی شرک کا رخنہ دیکھیں لازمی طور پر اس کا قلع قمع کر دیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشادات اس خطبہ میں فرمائے جو ۱۶۔ جولائی کو ڈش انٹینا کے ذریعے دنیا بھر میں دیکھا اور سنا گیا اور جس کا حسب معمول عربی اور انگریزی زبان میں ترجمہ بھی ساتھ ساتھ سنایا گیا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا توحید کے مضمون کا ایک دوسرا پہلو اس ڈش انٹینا کے ذریعے شرق و غرب میں بیک وقت خطبات کا سنا جانا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے جو فرمایا تھا کہ دنیا کے ...... واحد بننے کا وقت آ رہا ہے اور آپ نے اس بارے میں ۲۵ سے ۳۰ سال کی مدت بھی مقرر فرمائی تھی۔ اس مدت کے ختم ہونے میں کچھ عرصہ باقی ہے اور ابھی سے اس کے پورا ہونے کے روشن آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ جب بھی ایسی خبریں ملتی ہیں کہ احمدی خطبات سن کر وحدت کی لڑی میں پروئے جا رہے ہیں تو میرا دل خدا کی حمد سے بھر جاتا ہے۔

ڈش انٹینا کے بارے میں خدمت کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جسوال برادران کو اس خدمت کے عوض عالمی شہرت عطا ہوئی ہے ان میں سے خصوصیت سے وسیم جسوال خصوصیت سے بہت محنت کرنے والے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمثیل کے مطابق یہ ایک ایسا درخت بنتا جا رہا ہے جو کُل عالم پر محیط ہے اور جس پر روحانی پرندے آرام پاتے ہیں۔ یہ سلسلہ خدا کے فضل سے بین الاقوامی شجر کے طور پر پھیلتا جا رہا ہے اور بڑی کثرت سے دور دور سے خطوط آتے ہیں کہ احمدی لکھتے ہیں کہ لگتا ہے ہمارا دین زندہ ہو گیا ہے۔ بعض لکھتے ہیں کہ پہلے ہم اپنی بیویوں سے گالی گلوچ کرتے تھے۔ سختیاں کرتے تھے اب انہوں نے اپنے طرزِ عمل پر معافیاں مانگی ہیں۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے دو اور خدمت کرنے والوں کے نام بیان فرمائے۔ ان میں سے پہلا نام مکرم رشید خالد صاحب یونیورسل اپلائنسز والوں کا نام بیان فرمایا اور فرمایا کہ انہوں نے قادیان کے نوجوانوں کو الیکٹرانکس کی تربیت دے کر بہت سستا ڈش انٹینا بنانے کی تربیت دی۔ چنانچہ جماعتوں کو جہاں مہنگا ڈش انٹینا خریدنے کی استطاعت نہیں تھی وہاں پر ۱۳ - ۱۴ ہزار میں ڈش بنانا سکھا دیا۔

دوسرا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ربوہ کے مکرم بشارت احمد صاحب ڈش ماسٹر کا بیان فرمایا۔ اور فرمایا کہ ان کی دکان کا نام بھی ڈش ماسٹر ہے۔ پہلے انہوں نے قادیان (ہندوستان) جا کر وہاں تربیت دی اور دوران تربیت ۵ ڈش بنا کر دکھائے۔ اور پھر ان تربیت حاصل کرنے والوں کو ملک بھر میں پھیلا دیا وہاں کی جماعتوں نے لکھا ہے کہ بڑی تعداد میں ڈش انٹینا لگنے کے بعد ہماری کایا ہی پلٹ گئی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اب حالیہ خوشخبری افریقہ سے ملی ہے۔ مکرم بشارت احمد صاحب نے اپنے آپ کو افریقہ میں اس خدمت کے لئے

مسلسل ص۲ پر

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو ۲۱، اگست کو ہوگا

جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو ۲۱ر اگست ۱۹۹۳ء بروز ہفتہ بوقت ۷ بجے صبح سے شروع ہوگا۔ درخواست دہندگان امیدواران کو انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی بذریعہ ڈاک بھجوائی جا رہی ہے۔ امیدواران وقت پر انٹرویو کے لئے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں تشریف لائیں۔ انٹرویو کے وقت سکول کے سرٹیفکیٹ سند کی دو عدد فوٹو سٹیٹ اور مقامی جماعت کے امیر/صدر صاحب کی تعارفی چٹھی ساتھ لائیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے اصولاً امیدوار کی عمر ۱۷ر سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہونا ضروری ہے۔

امیدواران روزانہ کلام الٰہی کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اساتذہ کی فوری ضرورت

جامعہ احمدیہ ربوہ میں انگریزی زبان کی تدریس کے لئے اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔ احباب جماعت میں سے ایسے گریجویٹ دوست جو انگریزی پڑھانے کا تجربہ رکھتے ہوں اور سلسلہ کی خدمت کا جذبہ بھی رکھتے ہوں۔ وہ براہ کرم وکالت تعلیم سے فوری رابطہ کریں۔ بی ایڈ۔ ایم ایڈ کی اسناد رکھنے والے مناسب ہوں گے۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

پیش کیا ہے۔ چنانچہ غانا کو اس کام کے لئے مرکز بنایا گیا اور انہوں نے وہاں پر ۱۰ ممالک کے ۲۲۔ افریقن احمدیوں کو ڈش بنانے کی تربیت دی اور پورا اطمینان کیا کہ وہ اپنے اپنے ملک میں جاکر سستا ڈش انٹینا بنا سکیں گے اور قیمت کا اتنا بڑا فرق ڈالا ہے کہ جو ڈش انٹینا وہاں غانا میں ۸۔ ہزار ڈالر میں ملتا تھا وہ انہوں نے تمام اخراجات ڈال کر ۶ سو ڈالر میں بنا کر دکھایا اور رائج کر دیا۔ چنانچہ سب سے پہلے ڈش کے ذریعے ۲۔ جولائی کا خطبہ وہاں دیکھا گیا۔ وہاں کے احمدیوں کا بیان ہے کہ ان پر ایسی عجیب کیفیت طاری ہوئی جو بیان سے باہر ہے۔ اس کے بعد کے خطبہ میں غانا کے وزیر دفاع نے بھی خطبہ سنا۔ اور ایسے افریقی ممالک جہاں بہت کثرت سے لوگ احمدی ہو رہے ہیں۔ وہاں حیرت انگیز نظارے دیکھنے میں آرہے ہیں۔

حضور نے فرمایا یہ سارے اقدامات اللہ کی طرف سے دنیا کو اکٹھا کرنے کے لئے ہیں۔ اور اس کا بہت بڑا تعلق توحید سے ہے۔ اگر ہم نے توحید سے قدم ہٹا لئے تو سب بے کار ہو جائے گا۔ اس کو مضبوط کریں اور اپنی نسلوں کو یاد کرائیں کہ توحید کے ذریعے جو فیوض آسمان سے نازل ہوں گے زمین ان کی راہ کبھی نہیں روک سکے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ توحید کے مضمون کو آگے بڑھانے کے لئے شرک کی وضاحت ضروری ہے۔ بہت سے دوستوں نے پچھلے خطبہ کے بعد خطوط کے ذریعے سوال کیا ہے کہ دوستوں عزیزوں والدین اور اولاد سے محبت کیا ہے؟ کیا یہ محبت نہ کی جائے؟ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کون سی محبت ہے جو شرک ہے۔ اور کون سی نہیں۔ اس سوال کا جماعت کی مضبوطی سے گہرا تعلق ہے۔ اس بات کو اس طرح سمجھا جا سکتا ہے کہ اگر کسی انسان سے محبت بڑھے اور اس کے ساتھ دل میں اللہ کی محبت کا تصور بڑھے تو یہ درست ہے لیکن اگر انسانی وجود کی محبت بڑھ کر خدا کی محبت پر غالب آجائے تو یہ شرک کی حدود میں داخل ہو جائے گی۔ بعض لوگ بزرگوں کی محبت میں اتنے بڑھ جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا کوئی ذکر اس کے مقابل پر دل میں نہیں ہوتا۔ یہ محبت شرک ہے اسی غلط محبت نے امتِ عیسوی کو تباہ کر کے رکھ دیا کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کی محبت میں اتنے بڑھ گئے کہ خدا کو بھلا دیا اور ان کو ہی خدا کا درجہ دے دیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے دور میں بہت سے بزرگ رفقاء ایسے تھے جن کو خود حضور دعا کے لئے کہا کرتے تھے۔ لوگ ان کی طرف جاتے ان سے محبت کا اظہار کرتے ان کو تحائف دیتے اور ان سب باتوں سے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی خوش ہوتے تھے۔ کبھی بھی آپ نے رقابت کا کوئی جذبہ محسوس نہ کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ ان بزرگوں کی وفاداری پر کامل اعتماد تھا اور ان سے محبت رکھنے والوں پر بھی کامل اعتماد تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی جانتے تھے کہ اگر ان میں سے کسی میں ذرہ بھر بھی امامت سے دوری ہوئی تو ہمارے لوگ فوراً ایسے شخص کو چھوڑ دیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے خود اپنی زندگی میں اس کا تجربہ ہوا کہ جب کسی شخص سے حضرت امام جماعت ناراض ہوئے تو ان کی ناراضگی کی غیرت میں اپنے قریبی دوستوں سے تعلق توڑ دیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک طرف تو مذکورہ بالا بزرگوں کا ذکر ہے اس کے برعکس مجھے علم ہے کہ سندھ کی ایک چھوٹی سی بستی میں ایک شخص نے اپنے رویا و کشوف بیان کرنے شروع کئے۔ اس کی راتوں کی عبادتوں کا چرچا ہوا اور گنتی کے چند لوگ اس کے مرید بنے اس پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اتنی غیرت محسوس کی کہ ایک جلالی خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ ایک فتنہ ہے جسے کسی قیمت پر برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ توحید کی غیرت تھی۔ اس راستے سے شرک پیدا ہو رہا تھا۔ جن کے پاس لوگ جا جا کر لائنیں لگا لگا کر بزرگی کا اعلان کرتے ہیں ایسے لوگوں کا امامت کی بیعت کا تعلق محض دکھاوا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ ہر احمدی کو خدا نے اپنی جگہ (امام) بنایا ہے۔ ان سب کا خلاصہ امام جماعت ہوتا ہے۔ جو آپ پر نگران ہوتا ہے۔ وہ نور اللہ سے دیکھتا ہے اور قطعی طور پر اسے پتہ چل جاتا ہے کہ کون سی محبت، اللہ کی محبت کے نتیجہ میں ہے اور کون سی نہیں ہے۔ اس لئے جماعت کو چاہیئے کہ جہاں بھی شرک کا رخنہ دیکھے اس کا لازمی طور پر قلع قمع کر دے۔ تاکہ جماعت زیادہ سے زیادہ موحد ہوتی چلی جائے۔ آپ کی وحدت امامت سے وابستہ ہے۔ دنیا کو اکٹھا کرنے کا اعلان صرف امامتِ احمدیہ کے سپرد اور کسی کے سپرد نہیں جو اس سے تعلق کاٹے گا وہ دنیا کو اکٹھا کرنے کے منصوبے سے تعلق کاٹے گا۔ اس سے مضبوطی سے تعلق قائم کرنا خدا کی توحید سے تعلق قائم کرنا ہے حضور نے فرمایا۔ امام جماعت اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں۔ جس شاخ کا یہ ثمر ہے اس کو پہچاننے کی ضرورت ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

اے وہ کہ جو میری طرف تبر لے کر آرہا ہے اس باغباں سے ڈر جس کی میں ایک ثمردار شاخ ہوں۔ باغباں اس شاخ کا کاٹا جانا کبھی برداشت نہیں کرے گا۔ یہ خدا ہے جس کا لگایا ہوا میں ایک ثمر ہوں۔ وہ خدا ہر وقت میری حفاظت کرتا ہے۔

حضور نے فرمایا اللہ نے چاہا تو وہ دن نزدیک ہے جب خدا کی توحید ساری دنیا میں پھیل کر رہے گی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

مہرِ پاکاں بجانِ خود بنشاں
تا شوی جانِ من ہم از پاکاں

اپنے دل میں پاک لوگوں کی محبت بٹھا تا کہ اے جانِ من تو بھی پاکوں میں داخل ہو جائے

ایں خرد جملہ خلق مے دارند
ناز کم کن کہ چوں تو بسیار اند

وہ عقل تو ساری مخلوقات کے پاس ہے اس پر ناز نہ کر کیونکہ تیرے جیسے بہت ہیں

چارۂ ما بغیرِ یار کجا
ما کجائیم و عقلِ زار کجا

یار کے سوا ہمارا علاج اور کہاں ہے ہماری ہستی کیا ہے اور ہماری کمزور عقل بھی کیا ہے

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ اگر انسان پاک لوگوں کے زمرے میں داخل ہونا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ پاک لوگوں سے محبت کرے۔ اپنے دل میں ان کی محبت قائم کر کے ہی وہ ان جیسا بن سکتا ہے اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم پاک لوگوں کی تلاش کریں۔ ان کی معیت میں اپنا وقت گذاریں۔ اور ان کی پاکیزہ باتوں کو اپنا کر اپنے آپ کو بھی پاک لوگوں میں داخل کر لیں۔

پہلے شعر میں حضور "جانِ من" کہہ کر مخاطب فرماتے ہیں۔ گویا کہ نہ صرف اس شعر میں ایک انتہائی اہم نصیحت ہے بلکہ انتہائی محبت کا بھی اظہار ہے۔ اور انہیں میری جان کہہ کر پکارا ہے۔ کسی کو نصیحت کرنے کا بہترین طریق یہی ہے کہ اس کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا جائے اور محبت کی جائے۔ اگر یہ یقین دلا دیا جائے کہ ہمدردی اور محبت کے ساتھ اس سے بات کی جارہی ہے تو یقیناً وہ بات کو زیادہ بہتر طور پر سن سکتا ہے۔ اور اس پر عمل کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں کہ انسان کو اپنی عقل پر غرور نہیں کرنا چاہیئے۔ عقل تو ہر انسان کو دی گئی ہے۔ درجہ بدرجہ سب لوگ عقل مند کہلا سکتے ہیں۔ کیونکہ انسان اور حیوان میں ایک فرق تو یہ بھی ہے اور یہ بہت بڑا فرق ہے کہ انسان کو عقل دی گئی ہے جس کے ساتھ وہ سوچتا ہے اور صحیح راستہ اختیار کر کے اپنی زندگی کے متعلق صحیح فیصلے کر سکتا ہے۔ لیکن اگر انسان اپنی عقل پر فخر کرنے لگے اور مغرور ہو جائے، اور

باقی صـ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

نیت کے بعد دوسرا پہلو جو نیت ہی سے پھوٹتا ہے (باقی پہلو بھی جو میں بیان کروں گا وہ سب نیت ہی سے پھوٹ رہے ہیں) وہ ہے کسی کی جان، عزت اور مال سے کھیلنا۔ دن بدن ہمارے معاشرے میں یہ بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ اور جماعت میں بھی وہ داخل ہو رہی ہیں۔ اس لئے یہ فخر کرنا کہ ہم ان سے بہتر ہیں بالکل غلط طریق ہے۔ اگر ہم بہتر ہیں تو یہ فخر کا نہیں بلکہ شکر کا مقام ہے۔ لیکن اگر ہم اتنے نہیں جتنا ایک الٰہی جماعت کو ہونا چاہیئے تو پھر یہ شرم کی بات بن جاتی ہے۔ بہتر ہونا فخر کا مقام نہیں شکر کا مقام ہے۔ لیکن اگر ہم اتنے نہیں جتنا ایک الٰہی جماعت کو ہونا چاہیئے تو پھر یہ شرم کی بات ہے بہتر ہونا فخر کا مقام نہیں، شکر کا مقام ہے لیکن جتنا بہتر ہونا چاہیئے اگر ہم اتنے بہتر نہیں تو پھر یہ قابل شرم بات ہے ایسی صورت میں ہم اس بات کے اہل نہیں رہتے کہ دوسروں کو بچا سکیں ایک آدمی تیرنا جانتا ہو تو ضروری نہیں کہ وہ کسی ڈوبتے ہوئے کو بچا سکے۔ ڈوبتے ہوئے کو بچانے کے لئے بہت اچھا تیرنا آنا چاہیئے۔ اور جسم میں اسی نسبت سے طاقت بھی ہونی چاہیئے جماعت احمدیہ کو دوسروں کو بچانے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے اگر معاشرے کو سنبھالنا ہے تو جن بدیوں کا میں ذکر کرتا ہوں۔ ان بدیوں کا میں ذکر کرتا ہوں۔ ان بدیوں سے جماعت کا کلیۃً اجتناب ضروری ہے اور جماعت کا معیار اس پہلو سے بہت بلند ہونا چاہیئے۔

غیر کے مال پر بدنیتی سے نظر رکھنا اور پھر اس کو ہتھیانے سے کوئی پرہیز نہ کرنا ایک ایسی بدی ہے جو کثرت سے تیسری دُنیا کے ملکوں میں پھیل گئی ہے۔ مسلمان ہوں یا غیر مسلم یہ ایک ایسی بدی ہے جو عام ہے۔ بدقسمتی سے احمدیوں کے متعلق بھی بعض دفعہ غیر از جماعت یہ شکایت کرتے ہیں کہ فلاں شخص پر ہم نے اعتماد کیا اور اس وجہ سے کیا کہ وہ احمدی تھا۔ یہ توقع رکھ کر اس کے سپرد امانت کی کہ چونکہ یہ احمدی ہے اس لئے امانت میں خیانت نہیں کرے گا۔ لیکن وہ سارا روپیہ کھا گیا ہے۔ بعض دفعہ ایسی شکایت میں مبالغہ بھی نظر آیا لیکن بعض دفعہ سچائی بھی نظر آئی۔ ایک موقعہ پر ایک ملک کے غیر مسلم نے مجھے خط لکھا کہ فلاں صاحب احمدی تھے اور میں احمدیوں کی بڑی عزت کرتا ہوں۔ اگرچہ میں مسلمان بھی نہیں۔ میرا عمومی تجربہ یہ ہے کہ احمدی دیانتدار ہوتے ہیں۔ لیکن اس ظالم شخص پر میں اعتماد کر بیٹھا۔ نہ اس نے میرے احسان کا خیال کیا اور نہ اپنی احمدیت کا خیال کیا اور بڑی بے شرمی کے ساتھ میرا روپیہ ہضم کر گیا۔ جب میں نے تحقیق کروائی تو بات درست تھی اس کے متعلق جو کارروائی ہو سکتی تھی وہ کی گئی۔ مگر جب غیر کی طرف سے طعنہ آتا ہے تو بہت ہی شدید تکلیف پہنچتی ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو دوسرے کے اموال دوسرے کی عزت اور دوسرے کی جان کا احترام سکھانا ضروری ہے۔ اس پہلو سے مجھے ڈر ہے کہ بہت سی کمزوریاں ہمارے اندر داخل ہو چکی ہیں اور بعض جگہ اس قسم کے برائی کے اڈے بن چکے ہیں جو آگے پھر برائیوں کو پھیلانے کے لئے منظم طریق پر کارروائیاں کرتے ہیں۔ بعض لوگ شائد یہ خیال کریں کہ اس دور میں جماعت کی برائیوں کا اس طرح تذکرہ کرنا ہمارے لئے خفت کا موجب ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ برائیاں خفت کا موجب ہیں لیکن ان کی اصلاح کے لئے جہاں تک ان کا ذکر ضروری ہے وہ ذکر کرنا خفت کا موجب نہیں بلکہ تقویٰ اور سچائی کی علامت ہے۔ اس لئے ایسے ذکر سے میں نہیں رک سکتا۔ جس کے نتیجہ میں اصلاح مقصود ہے۔ اور جس کے بغیر اصلاح ممکن نہیں۔ اس لئے مجبوراً مجھے کھل کر یہ باتیں آپ کے سامنے رکھنا ہے۔

مال کے متعلق میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں نے بارہا آپ سے کہا ہے کہ ایسے لوگ جو آپ کو ایسے لالچ دیتے ہیں جو عام دنیاوی دستور کے مطابق معقول بات نہیں ہوتی۔ یعنی آپ سے یہ کہتے ہیں کہ یہ روپیہ بڑی تیزی کے ساتھ بڑھ جائے گا۔ اور بہت جلدی تم امیر بن جاؤ گے۔ اس لئے یہ روپیہ ہمیں دو۔ آپ یقین جانیں کہ وہ بددیانت لوگ ہیں۔ ایسے لوگوں کی ہمیشہ یہ شرط ہوتی ہے کہ روپیہ ہمارے سپرد کرو اور ایسا لالچ دیتے ہیں کہ جس میں شروع میں بظاہر آپ کے پاس روپیہ رہتا ہے لیکن کچھ دیر بعد رفتہ رفتہ اعتماد قائم ہو کر روپے کا کنٹرول دوسری طرف انتقال کر جاتا ہے۔ اور انتقال ان معنوں میں بھی کر جاتا ہے کہ آپ کی طرف سے روپیہ مر جاتا ہے۔ تو یہ لوگ ایسے ہیں جن سے جماعت کو متنبہ رہنا چاہیئے۔ ایسے معاملات میں بھی نیتوں کا فتور ہی ہے جو ان کو نقصان پہنچاتا ہے۔ آپ روپے کے لالچ میں مغلوب ہو جاتے ہیں جو لالچ وہ دیتے ہیں اس کے متعلق خود آپ کا نفس اندرونی طور پر گواہی دیتا ہے کہ یہ درست بات نہیں ہے۔ اور یہ کہ ایسا ہونا نہیں چاہیئے۔ اس کے باوجود آپ دھوکہ میں آجاتے ہیں۔ چنانچہ اکثر دھوکا دینے والے اسی قسم کے سبز باغ دکھا کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں اور دھوکا دینے والے جس کو دھوکا دیتے ہیں وہ جب تک اپنے نفس کو دھوکا نہ دے وہ دھوکے کا شکار نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک باریک نفسیاتی نکتہ ہے۔ جسے آپ کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اگر آپ کا نفس خود آپ کو دھوکا دینے کا اہل نہیں ہے اور آپ اسے مغلوب کر چکے ہیں اور اپنے نفس کے دھوکے میں خود نہیں آتے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا کا کوئی دھوکے باز آپ کو دھوکا نہیں دے سکتا۔ نقصان بعض دفعہ صاحبِ ایمان بھی اٹھا لیتے ہیں لیکن اس کی اور وجوہات ہیں۔ اس وقت اس کی تفصیل میں جانے کا موقع نہیں مگر ہمیشہ وہی لوگ دھوکا کھاتے ہیں جو خود اپنے نفس کو دھوکا دینے کے عادی ہوتے ہیں۔ اس لئے اموال کے معاملے میں اپنے نفسوں کو صاف کریں اور اپنی نیتوں کو صاف کریں اور کسی لالچ کا شکار نہ ہوں۔ اگر آپ کسی لالچ کا شکار نہیں ہوں گے تو دوسرا قدم یہ ہو گا کہ آپ آئندہ دوسروں کو بھی دھوکا نہیں دیں گے۔

اس لئے جماعت کی اصلاح کے لئے صرف یہ کہنا کافی نہیں کہ دوسروں کو دھوکا نہ دو۔ بات یہاں سے شروع ہونی چاہیئے کہ اپنے آپ کو دھوکا نہ دو اسی لئے میں کہہ رہا ہوں کہ نیتوں کی صفائی بہت ضروری ہے۔ لیکن باریک نظر سے اس کی صفائی ضروری ہے۔ ایسے مضامین کھول کھول کر جماعت کے سامنے رکھنے چاہئیں کہ جب بھی تمہارے سامنے کچھ ایسے اقتصادی معاملات ہوں جن میں ایکدم روپیہ بڑھانے کی دعوت تمہارے سامنے آئے اس وقت اپنے نفس کو ٹٹولا کرو۔ اور آنکھیں بند نہ کیا کرو۔ آنکھیں بند کرنے کا مضمون یہاں واقعۃً اطلاق پاتا ہے۔ کیونکہ جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے بڑے بڑے سمجھدار لوگ بھی بعض دفعہ دھوکے میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ان کی سمجھ سے ان کے نفس کا لالچ زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ ان کے سامنے ایک آدمی ایک ایسی پیشکش کرتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اگر آج میں ایک ہزار روپیہ اس کے سپرد کر دوں یا فلاں کام میں لگا دوں تو کل یہ دس ہزار روپیہ ہو جائے گا۔ عقل اگر لالچ سے قوی ہو تو وہ کہے گا کہ ہاں ہو تو سکتا ہے اور بعض صورتوں میں بڑھ جایا کرتا ہے لیکن چونکہ یہ غیر معمولی بات ہے اس لئے میں پوری چھان بین کروں گا۔ ایسی صورت میں چونکہ خطرہ بھی ہے کہ میرا روپیہ ضائع ہو جائے اس لئے میں پہلے ہر احتمال کا دروازہ بند کر دوں گا۔ پھر فیصلہ کروں گا جب وہ اس قسم کی بات کرتا ہے تو وہ دیکھے گا کہ ہمیشہ دھوکا باز بعد میں اس کو یہ کہے گا کہ جلدی ہے بہت جلدی ہے۔ وقت ہاتھ سے نکل رہا ہے۔ فیصلہ کرنا ہے تو بس آج کرو۔ ورنہ پھر نہ میرے پاس آنا۔ اس وقت پھر عقل کی اور دل کے لالچ کی لڑائی ہو جاتی ہے۔ دل کا لالچ کہتا ہے کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے گا۔ موقع ضائع نہ کرو۔ یہ جو آنے والا پیسہ ہے اس کو یقینی بنا لو۔ اور عقل کہتی ہے کہ افراتفری میں ایسے کام نہیں کرنے چاہئیں۔ جب تک پوری احتیاط نہ ہو اس وقت ہمیں اپنے اموال کو داؤ پر نہیں لگانا چاہیئے۔ یہ عقل کا اندرونی پیغام ہے۔ اس وقت جب انسان فیصلہ کرتا ہے کہ ہاں مجھے روپیہ دے دینا چاہیئے تو دراصل وہ یہ فیصلہ کر رہا ہوتا ہے کہ یہ ایک جوا ہے۔ اس کا نفس ساتھ ہی یہ فیصلہ دے دیتا ہے کہ عام حالات میں یہ چیز ممکن نہیں۔ اگر اس کا نفس یہ فیصلہ دیتا کہ عام حالات میں ممکن ہے تو اس کا جواب یہ ہوتا کہ پھر جلدی کیا ہے۔ اگر عام حالات میں ممکن ہے تو آج جس طرح

باقی صد ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی مسائل: تعلیمی، معاشرتی، معاشی، اقتصادی وغیرہ کے بارے میں

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

ڈان

۲۴۔جولائی ۱۹۹۳ء

Kashmir dispute

WITH the change in the US attitude, the Kashmir dispute, which remained dormant in the past, has since been revived. A high ranking US official visited Pakistan and Bharat and after discussion with the authorities concerned, the position which appears to have emerged is as follows:

Kashmir is not the sole concern of one country alone but is a disputed territory between Pakistan and India and has to be resolved as such.

The Human Rights of Kashmiris, as enshrined in UN Charter and the International Declaration of Human Rights, have been mercilessly trampled.

The Kashmiris have been put to abnormal atrocities and oppression.

If the Kashmir dispute is not resolved quickly, it may lead to a conflict between Pakistan and India, which may not be confined locally bur may engulf other adjacent countries, endangering the world peace.

The US President offered his services to act as a mediator between Pakistan and India. Pakistan has agreed but the consent of India is still awaited.

In view of this position, it is of paramount importance that the authorities in India and Pakistan as well as of Kashmir should meet together and arrive at a consensus to concede the right of self-determination to Kashmiris to decide their own fate through a fair and impartial plebiscite under UN auspices. In this context, it may be remembered that some major countries possess a stock of sophisticated armaments. If the situation does not improve, the conflict between Pakistan and India can become inevitable. The havoc and calamities that may be caused to humanity will excel the miseries brought to Hiroshima and Nagasaki. Consequently India and Pakistan are better advised to obviate this tragic consequence.

Sometimes ago, the US was of the opinion that the self-determination right of Kashmiris be enlarged to include an option for separate existence. If it is done, it will not only violate the UN resolutions on the subject, but shall also be violative of the British Plan for partition of the Indian Sub-Continent which does not confer the right of independent existence but restricts that right to a choice to amalgamate themselves either with India or Pakistan.

It will also be a point of serious consideration for Kashmiris to judge whether Kashmir can maintain a separate existence economically and militarily having regard to the following points:

Whether Kashmir has the adequate industrial potential to earn sufficient foreign exchange for the purchase of current sophisticated arms and equipment required for the modern warfare. Firstly, the sophisticated armaments are not easily available.

Whether Kashmir, land-locked as it shall be, would be able to sustain its independent existence.

In the end it will not be out of place to mention that as per recent US announcement to the effect that Pakistan is not involved in international terrorism, it is clear that India's allegations to malign Pakistan have failed and that the trouble in Kashmir is indigenous and not fomented by any outside agency. Consequently India is left with no other alternative but to concede to the Kashmiris their right to self-determination as per UN Resolutions on Kashmir.

AFZAL AHMAD
Karachi

DAWN SATURDAY, JULY 24, 1993

کشمیر کے تنازعہ کے متعلق امریکہ کے رویہ میں جو تبدیلی آئی ہے اس کی وجہ سے یہ مسئلہ جو ماضی میں دبا ہوا تھا۔ اب زندہ ہو گیا ہے۔ امریکہ کے ایک ایک اعلیٰ افسر نے پاکستان اور بھارت کا دورہ کیا اور ان دونوں ملکوں کے اکابرین سے اس مسئلہ پر اپنے اپنے ملک کی تشویش کا اظہار کیا۔ اب جو بات سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ کشمیر صرف ایک ملک کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک متنازعہ فیہ علاقہ ہے اور یہ تنازعہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ہے اور اسی طرح اس کو حل ہونا چاہئے۔ کشمیریوں کے حقوق انسانی جو کہ اقوام متحدہ کے چارٹر میں درج ہیں۔ اور عالمی ڈیکلریشن برائے حقوق انسانی نہایت بری طرح پامال کئے گئے ہیں۔ کشمیریوں کو غیر معمولی اذیتیں پہنچائی گئی ہیں اور انہیں انتہائی طور پر دبایا گیا ہے۔ اگر کشمیر کا مسئلہ جلد حل نہ ہوا تو یہ پاکستان اور کے درمیان ایک کھلے جھگڑے کا باعث بن جائے گا۔ جس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ وہ مقامی حدود میں رہے گا بلکہ قریب کے ممالک کو بھی اپنی لپیٹ میں لے گا اور عالمی امن کو خطرے میں ڈال دے گا امریکہ کے صدر نے دونوں کے درمیان فیصلہ کروانے کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ پاکستان نے تو اسے منظور کر لیا ہے لیکن ہندوستان نے ابھی تک صدر امریکہ کی اس پیشکش کو منظور نہیں کیا۔

اس حیثیت کے پیش نظر یہ بات نہایت اہم ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے نمائندے۔ اور اسی طرح کشمیر کے بھی آپس میں ملیں اور ایک باہمی حل پر رضامند ہو جائیں جو یہ ہے کہ کشمیریوں کو ان کا حق خود ارادیت دیا جائے۔ تاکہ وہ اپنی قسمت رائے عامہ کے ذریعہ فیصلہ کر سکیں۔ اور یہ سب کچھ اقوام متحدہ کی زیر نگرانی ہونا چاہئے۔ اس سلسلے میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ بعض بڑے بڑے ممالک کے پاس بہت زیادہ اور بہترین اسلحہ موجود ہے۔ اگر یہاں حالات بہتر نہ ہوئے تو پاکستان اور ہندوستان کا آپس میں مناقشہ ناگزیر ہو جائے گا اور اس طرح جو آفت برپا ہوگی اور وہ ساری دنیا کی انسانیت کے لئے ہوگی۔ ان تمام مصائب سے بڑھ جائے گی جو کہ ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹمی بم گرانے سے لوگوں کو پہنچی تھی۔ اس لئے نتیجۃً ہندوستان اور پاکستان کو یہی تجویز دی جا سکتی ہے کہ وہ ان نتائج سے بچنے کی کوشش کریں۔

کچھ عرصہ ہوا امریکہ نے اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ کشمیریوں کے حق خود ارادیت کو توسیع دے کر انہیں اس بات کی اجازت دے دی جائے کہ اگر وہ اپنا ملک الگ کرنا چاہیں تو ایسا کر سکیں۔ اگر واقعی ایسا ہو جائے تو یہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کی خلاف ورزی ہوگی۔ بلکہ نہ صرف اتنا ہی اس سے بھی زیادہ کچھ ہوگا۔ یہ برطانوی سکیم کے بھی خلاف ہوگا جو برصغیر ہندوستان کو تقسیم کرنے کے لئے پیش کی گئی تھی۔ اس میں ایسی ریاستوں کی آزادی کی کوئی شق نہیں ہے وہاں پر ان کا انتخاب صرف اسی معاملے میں ہے کہ وہ ایک کے ساتھ ملنا چاہتے ہیں یعنی پاکستان کے ساتھ یا ہندوستان کے ساتھ۔ پھر کشمیریوں کے لئے اس بات کو بہت گہرائی میں جا کر سوچنا ہوگا کہ وہ اپنا الگ ملک قائم کر سکتے ہیں یا نہیں یعنی اقتصادی اور فوجی طور پر کیا ان کے پاس وسائل ہیں کہ وہ ایک ملک الگ قائم کر لیں۔ کیا کشمیر کے پاس صنعتی امور کے لئے وسائل موجود ہیں کہ وہ اس سے خاصا فارن ایکسچینج حاصل کر سکیں جس سے وہ موجودہ زمانے کا اچھا اسلحہ اور ساز و سامان جس کی اسے موجودہ زمانے کی جنگ کے لئے ضرورت ہے خرید سکے۔ یہ بات بھی ہے کہ اس قسم کا اسلحہ خریدنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ اس کے علاوہ کشمیر ایک ایسا علاقہ ہے جسے الگ تھلگ ہو کر سمندر کا کوئی ساحل نہیں لگتا کیا وہ اس طرح اپنی آزادی کو قائم رکھ سکے گا۔

آخیر پر یہ بات کہنا غیر مناسب نہ ہوگا کہ امریکہ نے حال ہی میں جو اعلان کئے ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان عالمی دہشت گردی میں ملوث نہیں ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ ہندوستان کے پاکستان کے خلاف الزامات بے بنیاد ثابت ہوئے ہیں اور یہ کہ کشمیر میں جو جھگڑا چل رہا ہے وہ سراسر مقامی ہے اور اسے باہر سے کوئی مدد نہیں مل سکی۔ نتیجۃً ہندوستان کے پاس صرف ایک ہی متبادل موجود ہے اور وہ یہ کہ کشمیریوں کو ان کا حق خود ارادیت دیا جائے۔ اور ایسا کرنا اقوام متحدہ کی قراردادوں کے عین مطابق ہوگا۔

یہ خط ڈان میں افضال احمد (قریشی) نے ۲۴ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں شائع کروایا۔

بقیہ: صد ۳

ممکن ہے کل بھی ممکن ہوگا۔ اس شخص کے ذریعے ممکن ہے تو دوسرے شخص کے ذریعے بھی ممکن ہے۔ اس لئے دراصل اس وقت وہ یہ فیصلہ کر رہا ہوتا ہے کہ یہ عام حالات میں ممکن نہیں ہے۔ اس کے بعد وہ سمجھتا یہ ہے کہ جہاں تک خطرے کا تعلق ہے میں جانتا ہوں۔ لیکن یہ ایک جوا ہے۔ اس لئے کیوں نہ اس وقت جوا کھیل جاؤں اس سے ظاہر ہے کہ کلام الٰہی کی کسی حرمت کو توڑے بغیر وہ اپنا نقصان نہیں کر سکتا۔ یہ ہے نفس کے دھوکے کا مضمون۔

خدا تعالیٰ پر ہمارا احسان نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ وہ ہمیں مال دیتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ میری راہ میں خرچ کرو اور ثواب حاصل کرو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منور احمد قاسم

سچی توبہ اور حقیقی ایمان

سچی توبہ کیا ہے؟ یہی کہ اپنی پہلی خراب حالت کو چھوڑ کر نئی اور بہترین حالت کو اختیار کر لینا اور گناہوں کی زندگی کو ترک کر کے نیکی کی زندگی کو اپنا لینا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کیا خوب فرمایا ہے:۔

"نت نئی توبہ کرو۔ جو توبہ کرتا ہے وہ نیکی کی طرف رجوع کرتا ہے اور جو توبہ نہیں کرتا وہ گناہ کی طرف جاتا ہے۔"

جب انسان گناہوں سے سچی توبہ کر کے حقیقی پاکیزگی اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس کوشش میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں رہنے دیتا اور نہ ہی مشکلات یا آزمائشوں اور ابتلاؤں سے گھبراتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ کا خاص فضل اس کے شامل حال ہو جاتا ہے اور پھر اس کو حقیقی ایمان عطا کیا جاتا ہے اور علم و عرفان کے سینکڑوں دروازے اس پر کھول دیئے جاتے ہیں۔

دراصل سچی توبہ کے بعد ایک نور انسان کو عطا کیا جاتا ہے۔ جو اس کے آگے پیچھے، دائیں بائیں اور اوپر نیچے ہر طرف، ہر وقت احاطہ کئے رکھتا ہے۔ اور شیطان کسی طرف سے بھی اس پر حملہ آور نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"جو شخص باطل خیالات اور باطل نیات اور باطل اعمال اور باطل عقائد سے اپنے نفس کو پاک کر لیوے۔ وہ شیطان کے بند سے رہائی پا جائے گا اور آخرت میں عقوبات اخروی سے رستگار ہو گا۔ اور شیطان اس پر غالب نہیں آسکے گا۔"

(روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ 354)

پھر فرماتے ہیں:۔

"جب تک انسان تمام کجیوں اور نالائق خیالات اور بے ہودہ طریقوں کو چھوڑ کر صرف آستانہ الٰہی پر گرا ہوا نہ ہو جائے تب تک وہ شیطان کی کسی عادت سے مناسبت رکھتا ہے اور شیطان مناسبت کی وجہ سے اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس پر دوڑتا ہے۔"

(ایضاً صفحہ 354)

جب دنیا داری کے خیالات سے انسان اپنے دل و دماغ کو پاک کر لیتا ہے۔ اور حقیقتاً ایک پاک و صاف اور ہر قسم کی ریاکاری سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے پاکیزہ زندگی کو اپناتا ہے۔ اور غم یا خوشی ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کو ہی ترجیح دیتا ہے اور "ہو لابس" کو ہی اپنی زندگی کا واحد نصب العین قرار دے لیتا ہے۔ یعنی غم کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بددل نہیں ہوتا اور خوشی ہر قسم کے غموں اور دکھوں کو اپنے محبوب آسمانی کی رضامندی کی خاطر قبول کر لیتا ہے تو وہ محبوب حقیقی انجام کار اس کو اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کر دیتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی خوشی اسے ملتی ہے تو جامہ سے باہر نہیں ہو جاتا بلکہ عاجزانہ راہیں اختیار کرتا ہے اور رب العزت کے حضور سجدات شکر بجا لاتا ہے۔ اور ہمیشہ اس حقیقت عظمیٰ کو اپنے پیش نظر رکھتا ہے کہ خوشی اور غم باہم ایسے ملے ہوئے ہیں جیسے دو توام بہن بھائی۔ یا جیسے گلاب کا پھول اور اس کے کانٹے جب انسان طرح طرح کی مشکلات اور امتحانات میں سے گزر کر بھی بہر حال ثابت قدم رہتا ہے۔ اور نہ گھبراتا ہے نہ بددل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ جو اپنے عاشقوں اور دلی محبتوں سے سچی محبت رکھتا ہے وہ کمال درجہ کی شفقت و محبت سے خود آگے بڑھ کر اس کو سہارا دیتا ہے۔ اور اسے گرنے نہیں دیتا۔ اور پھر انسان جس جگہ کو مصائب و مشکلات کی آماجگاہ دیکھتے اور سمجھتے ہوئے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنا قدم رکھتا ہے۔ یکایک کیا دیکھتا ہے کہ وہ جگہ تو گل و گلزار بن گئی ہے۔ اس سے کہیں بڑھ کر کہ جس کا تصور بھی کیا جا سکے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ انسان اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہو بے دلی سے اس کی عبادت مقبول نہیں ہوتی۔ خوشی اور رنج دونوں میں اس کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیئے ورنہ ایسے ایمان کا کوئی فائدہ نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ ایمان جو خدا تعالیٰ کے انعامات کا وارث کرتا اور مقرب اور نعماء الٰہی کا جاذب بناتا ہے وہ وہی ایمان ہے جو ہر قسم کے شکوک و شبہات سے پاک اور ماسوائے اللہ کی محبت سے خالی ہو۔"

(الفضل مورخہ 6 مارچ 1993ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو۔ کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے۔ تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہو گا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے۔ اور اس کی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ 17، 18)

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں سچی توبہ کی توفیق بخشے۔ تاکہ ہم سب اس کی رضا کو اسی دنیا میں حاصل کر سکیں۔

سائنس کی دنیا

محمد زکریا ورک۔ کینیڈا

نیوٹرینو کی تلاش

کینیڈا کے شہر سڈبری کے قریب دنیا کی سب سے پہلی نیوٹرینو ابزرویٹری کی تعمیر کا پہلا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے اس ابزرویٹری کی تعمیر پر 61 ملین ڈالر خرچ آیا ہے اور اس کا مقصد کائنات میں وافر مقدار میں پائے جانے والے پارٹیکل NEUTRINO کی تلاش ہے تین سال کی مسلسل محنت کے بعد زمین کے اندر دو کلو میٹر گہرا ایک بڑا سوراخ کھود کر اس کی تہ میں یہ لیبارٹری تعمیر ہو رہی ہے اس عمارت کے اندر ایک بہت بڑا تالاب ہو گا جس میں سات ہزار ٹن عام استعمال کا پانی ہو گا ایک ہزار ٹن ہیوی واٹر (HEAVY WATER) اور دس ہزار کے قریب روشنی کو محسوس کرنے والے الٹرا سینسٹیو لائٹ ڈیٹیکٹر آلات نصب ہوں گے یہ سوراخ زمین کے اندر دنیا کا سب سے بڑا دہانہ ہو گا اور انجینئرنگ کے لحاظ سے یہ کینیڈین انجینئرز کا ایک فقید المثال کارنامہ ہو گا۔

سائنس دان امید کرتے ہیں کہ یہ لیبارٹری 1995ء تک کام شروع کر دے گی اور اس کے کام کرنے کی میعاد صرف سات سال یعنی 2001ء تک ہو گی اس زبردست تجربے میں کینیڈا امریکہ برطانیہ کے 60 سائنس دان حصہ لیں گے۔

سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ نیوٹرینو ایک سب اٹامک پارٹیکل ہے جو بگ بینگ کے تاریخ ساز واقعہ کے دوران وقوع پذیر ہوا تھا یہ پارٹیکل تمام ستاروں بشمول ہمارے سورج کے مرکزی حصہ میں کام کرتا ہے نیز ہمارے جسم کے اندر بھی ہزاروں نیوٹرینو گھوم پھر رہے ہیں اس پارٹیکل کو تلاش کرنے اور سمجھنے سے کائنات کے آغاز اور پیدائش کا پیچیدہ مسئلہ سمجھنے میں بہت مدد ملے گی نیز اس کا ایک اضافی فائدہ یہ ہو گا کہ کائنات کے ختم ہونے کے مسئلہ کو سمجھنے میں بھی بہت مدد ملے گی۔

اس سلسلہ میں ابھی تک جو نظریاتی کام ہوا ہے اس کے مطابق یہ بات کسی کو سمجھ نہیں آئی کہ کیا نیوٹرینو کا وزن بھی ہے یا نہیں؟ اور اگر ہے تو اس کا MASS کتنا ہے؟ یہ جاننا اس لئے ضروری ہے تا اس بات کا جواب دیا جا سکے کہ کائنات مزید پھیلتی رہے گی یا پھر خود بخود ایک روز اپنے آپ میں COLLAPSE ہو جائیگی؟ اس سوال کے جواب کے لئے نیوٹرینو کا وزن معلوم کرنا اشد ضروری ہے۔

یاد رہے کہ نیوٹرینو اور نیوٹران کے ٹکرانے سے الیکٹران جنم لیتے ہیں جو ہیوی واٹر کے اندر روشنی کی رفتار سے زیادہ تیز سفر کرتے ہیں نیز اس عمل سے ریڈی ایشن بھی پیدا ہوتی ہے۔

اس رصدگاہ میں جو ULTRA - SENSITIVE LIGHT DETECTORS نصب کئے گئے ہیں وہ نیوٹرینو اور نیوٹران کے مابین تصادم کے عمل کو دن میں دس مرتبہ دیکھ سکیں گے کنگسٹن شہر کی مشہور QUEEN'S یونیورسٹی کی طبیعات کے پروفیسر آرتھر میکڈانلڈ کے مطابق یہ عمل روشنی کی ایک موہوم لہر کو محسوس کرنے کا ایک جان جوکھوں والا تجربہ ہو گا پروفیسر میکڈانلڈ اس رصدگاہ کے ڈائریکٹر بھی ہیں ان کا کہنا ہے کہ اس

باقی ص 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ——— برکت ناصر ملک

محترمہ بشریٰ داؤد صاحبہ

محترمہ بشریٰ داؤد صاحبہ ۲۰۔ جولائی ۱۹۹۳ء کو کراچی میں وفات پاگئیں آپکی عمر ۴۷ سال تھی۔ موصوفہ کراچی لجنہ کی جان تھیں۔ شعبہ اصلاح وارشاد کی سیکرٹری۔ آپ بہترین مقرر تھیں۔ جب کسی کو بحیثیت مہمان بلاتے تو یہ سوال ضرور ہوتا کہ بشریٰ کی تقریر ہے یا نہیں ...... اور جب بھی اس تک یہ بات پہنچائی تو کمال انکساری سے کہتیں میری بہن اس میں میرا کوئی کمال نہیں یہ تو سب میرے مولا کا احسان ہے۔

کراچی کی ہر قیادت کے حلقوں میں انکی مدھ بھری آواز کی گونج ہر ممبر کو رلائے گی ..... ہمارے اجتماع آپ کے آنے سے سج جاتے تھے ...... انتخاب بہت خوش اسلوبی سے تسلی بخش کرتیں ..... تقاریر کی جج منٹ ..... حصہ لینے والوں کی غلطیوں کی اصلاح اس طرح کرتیں کہ کسی کی دلآزاری نہ ہو ..... وہ سراپا محبت تھیں۔ ایک دفعہ جو ملتا اس کا گرویدہ بن جاتا۔

امامت سے بے انتہا محبت اور غیرت رکھنے والی ..... میرا پہلا تعارف اسی حوالہ سے تھا۔ تقریباً سات سال قبل جب میں کراچی میں رہائش کے لئے آئی۔ پہلے ہی اجلاس میں حلقہ حسن اسکوائر قیادت ۹ کی سیکرٹری مال بنا دیا گیا۔ مہینے کے آخر میں بتایا گیا کہ احمدیہ ہال میں چندہ جمع کرانا ہے۔ دفتر مال میں چندہ جمع کرایا۔ تو سیکرٹری مال صاحبہ نے کہا باہر نگرانوں کی میٹنگ ہو رہی ہے۔ اپنی نگران سے پوچھ لو کہ دوسری رسید بک ان کے پاس ہے یا نہیں۔ عرض کی میرا یہ پہلا دن ہے میں کسی کے متعلق کچھ نہیں جانتی۔ جواب ملا قیادت ۹ کی نگران امۃ الشافی سیال ہیں۔ میٹنگ میں موجود ہوں گی۔ کیونکہ میٹنگ جاری تھی۔ گیلری میں ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی ہوئی۔ بولنے والی کی پرجوش آواز سن کر ایک خاتون سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ پتہ چلا کہ بشریٰ داؤد ہیں اس کے بعد تو پھر ایکدوسرے سے تعارف بڑھتا رہا۔ بے تکلفی بڑھتی چلی گئی ..... پھر میرا وہ پہلا سفر تھا جو غالباً اجتماع یا میٹنگ میں آتے والی کراچی کی نمائندہ ممبرات کے ساتھ تھا۔ ضلعی عاملہ میں سے آپا سلیمہ میر آپا شافی۔ بشریٰ داؤد۔ امۃ الرفیق ظفر۔ بشریٰ حمید سب ہی تو تھیں۔ سارے راستے علمی مسائل۔ رپورٹس کی باتیں۔ دوران سفر ہی بشریٰ نے کچھ اس انداز سے میرے ذمے پہلی مرتبہ کراچی لجنہ کی شائع کردہ کتب پاکستان بھر سے آنے والی لجنات سے متعارف کرنے کی ڈیوٹی لگائی کہ نہ کرنے کی گنجائش ہی نہ تھی۔ ادارہ شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی جس کے متعلق یہ کہنا بجا ہوگا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور شفقت کے طفیل "اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا" لیکن اس کی پہلی تخلیق "کونپل" جو تیار تو امۃ الباری ناصر صاحبہ نے کی۔ لیکن اس میں بشریٰ کے دل کا کرب اور وہ آنسو بھی شامل ہیں جو اپنی قوم کے معصوم اور ننھے بچوں کے لئے کچھ اس درد سے بہاتے کہ پل بھر میں کونپل تیار ہوگئی۔ ادارہ ابھی بھی ایسی کراچی کی ممبرات ہوں گی جن کو "مجاہد ماں" بنا کر اپنے ہاتھوں سے لکھ کر فوٹو اسٹیٹ کرا کر نصاب کی صورت میں دی۔ پھر سلطان القلم کی یہ سپاہی چل نکلیں۔ کونپل کا پہلا ایڈیشن پریس سے تیار ہوکر آیا۔ پھر غنچہ و گل انکی مشترکہ کوشش سے تیار کرکے عمر کے ساتھ بڑھتے بچوں کے لئے تیار ہوا۔ نہ صرف پاکستان میں بیرون پاکستان سے بھی آرڈر آنے لگے۔ کیونکہ یہ کورس ناصرات کے ساتھ وقف نو کے نصاب میں بھی شامل ہوچکا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ مقدس ورثہ۔ چشمہ زمزم، اصحاب الفیل ننھے بچوں کے لئے آسان زبان میں کہانیوں کی صورت دے کر شائع کیا۔ میرے مولا اس کی روح پر ہزاروں رحمتیں نازل فرما۔

ان کو فخر تھا کہ ان کے دادا جان کی قربانیاں بہت عظیم تھیں۔ جن گلیوں میں انکا لہو احمدیت کے لئے بہا اس کا رنگ انکی ذات میں نمایاں تھا۔ وہ اپنے جوش۔ جذبہ اور عشق کا سہرا اپنے بزرگوں کی دعاؤں کے سر ہی باندھتی ..... ان دعاؤں کی طاقت ہی تو تھی کراچی سے ربوہ تک کا طویل سفر کرکے بھی تو راتیں گئے جب سب آرام کے لئے لیٹ جاتے ..... تو بھی تو سب لائٹیں بجھا کر اپنے سر پر دیئے کی طرح ٹمٹمانے والا بلب جلائے اپنا مسودہ مکمل کرنے کی فکر میں تھیں۔ تب مجھے وہ بہت عظیم لگیں تھیں۔ سحری کے قریب آنکھ کھلنے پر میں نے کہا کہ خدارا کمر سیدھی کرلیں۔ تو جواباً یہی کہا ہاں ہاں تھوڑا سا کام رہ گیا ہے۔ لیکن دیکھو بہشتی مقبرے جاتے ہوئے مجھے ضرور ساتھ لے لینا.....

وہ سب کے دلوں کو سوگوار وزخمی کر گئیں۔ ہم تجھے کبھی نہ بھلا سکیں گے۔ تو نے میدان عمل میں جان دی ..... تو لجنہ کی تاریخ احمدیت میں ہمیشہ زندہ رہے گی۔ تیری یہ تخلیق کردہ کتابیں تجھے حیات جاودانی دیتی رہیں گی۔ جو واقفین نو ان سے فیض پائیں گے اس کی جزا میرا مولا تا قیامت تجھے دیتا رہے۔ اور تیری نسلوں کو بھی .....

تیرا یہ فقرہ سدا میرے کانوں میں گونجتا رہے گا۔ کہ میں تو ہمیشہ یہ دعا کرتی ہوں۔ "میرے مولا تو مجھے اس وقت اپنے پاس بلانا جب تو مجھ سے راضی ہو"۔ خدا کرے تیری طرح ہم بھی اپنے مولا کی رضا کی راہوں پر چلنے والے ہوں۔ یہ یادیں تو بشری تقاضے اور کمزوریاں ہیں۔ یہ سب محبتیں بھی تو اسی کی عطا کردہ ہیں۔

سعیدہ مجید

محترم ظفر احمد صاحب فاروقی

ہمارے پیارے ابا جان بے شمار خوبیوں کے حامل تھے۔ بہت چھوٹی عمر میں ماں کی ممتا سے محروم ہوگئے۔ جلد ہی والد صاحب کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ توکل علی اللہ اور دعاؤں پر بے حد یقین تھا۔ خدا تعالیٰ اور کلام اللہ سے بے حد عشق تھا۔ کلام پاک آپ کی روح کی غذا تھی۔ ہم نے جب سے ہوش سنبھالا آپ کو نصف شب کی عبادت کا پابند پایا۔ ہر وقت بچوں کو عبادت کی تاکید کرتے۔ روزانہ ہی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب اور الفضل کا بڑے شوق اور انہماک سے مطالعہ فرماتے۔ اور کوئی پاس ہوتا تو بلند آواز سے پڑھ کر اسے بھی اس کار خیر میں شامل فرما لیتے۔

آپ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کے داماد تھے۔ امی جان کے ساتھ حسن سلوک و محبت کا اچھوتا رنگ تھا۔ ہر وقت اُن کی صحت تندرستی اور اُن کی ہر خوشی کے حصول کے لئے کوشاں رہتے اور اسی طرح اپنی اولاد کے لئے اُن کے دل میں پیار کا ایک سمندر موجزن رہتا تھا۔

آپ کے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں سب سے بڑے عزیزم شجر احمد فاروقی لندن میں رشید احمد، طاہر احمد، رفیع احمد کینیڈا میں اور نصیر احمد، ناصرہ اور بشریٰ اسلم کوئٹہ میں مقیم ہیں آپ کی اولاد نے ہر طرح آپ کی خدمت کی اور آپ کے نیک نمونہ کو اپنی عملی زندگی میں جذب کرکے اپنے اپنے رنگ میں خدمت دین بجا لارہے ہیں۔ آپ نے امامت کے تین ادوار دیکھے آپ کو امامت سے دیوانہ وار عشق تھا۔ اور ہمیشہ اپنی اولاد کو بھی نصائح فرماتے کہ مرتے دم تک امامت کا ساتھ نہ چھوڑنا۔ آپ بہت مہمان نواز تھے۔ ہر آنے جانے والے کی خاطر تواضع فرض سمجھتے تھے۔

اس بزرگ ہستی کو اللہ تعالیٰ سے موت کی خبر پہلے ہی مل گئی تھی۔ چند دن پہلے بیمار ہوئے اور ہر وقت ۲۵ جولائی کا ذکر فرماتے۔ بار بار پوچھتے ۲۵ جولائی کب ہے؟۔ آخر ۲۵ جولائی ۱۹۹۱ء کو شام پانچ بجے ۷۶ سال کی عمر میں اس دنیائے فانی سے کوچ کرگئے (ہم اسی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے) خدا تعالیٰ آپ پر ان گنت رحمتیں، برکتیں اور شفقتیں فرمائے اور اپنے پیاروں سے پہلو میں آپ کو بھی جگہ عطا فرمائے۔ اور آپ کو اپنے جوار رحمت میں ابدی سکینت بخشے۔

ایک چھوٹی سی بات

مکرمہ امۃ القیوم شمس صاحبہ ربوہ سے لکھتی ہیں:

کھانے کے آداب کے سلسلے میں میں ایک چھوٹی سی بات ذہن میں آرہی ہے کہ اگر ہم بچوں کو بچپن ہی سے کھانے کے آداب سکھائیں تو بڑے ہوکر وہ انہیں ملحوظ رکھیں گے۔ مثلاً اگر بچے کو دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھانا کھانے نیز منہ بند کرکے اور چبا چبا کر کھانا کھانے کی عادت ڈالیں گے تو وہ مستقبل میں صحیح طرح کھانے کے آداب سے واقف ہوجائے گا۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ اکٹھے بیٹھ کر کھاتے وقت بعض بڑے بھی بائیں ہاتھ سے اور منہ کھول کر کھانا کھاتے ہیں۔ جس سے پاس بیٹھے ہوئے شخص کو اس کے چبانے کی آواز سے بہت کوفت ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۰۲۲ میں محی الدین احمد راجیکی ولد مکرم مصلح الدین احمد راجیکی قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۹۱ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۴-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ یکم مئی ۹۳ء سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محی الدین احمد راجیکی کوارٹر نمبر ۹۱ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ احمد عارف وصیت نمبر ۱۵۲۴۰۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری عطاء اللہ صاحب ۲۲/۴ دارالصدر غربی نائب ناظر مال ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۰۲۳ میں بشرہ مبارکہ زوجہ محمد شفیق طاہر قوم سید پیشہ امور خانہ داری عمر ۳۲ سال ۹ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۸ دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۲-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان نمبر ۲/۸ برقبہ ۵ مرلہ مالیتی ۲۰۰۰۰۰/- روپے۔ (۲) زیور طلائی ۷ ۱/۲ تولہ مالیتی ۲۵۰۰۰/- روپے (۳) سلائی مشین مالیتی ۲۰۰۰/- روپے (۴) واشنگ مشین مالیتی ۲۰۰۰/- روپے (۵) ایک چاندی کا سیٹ ۲ عدد کنگن مالیتی ۱۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ بشرہ مبارکہ ۲/۸ دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد شفیق طاہر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲۔ قاضی عبدالسلام ۲/۱۱ دارالصدر شمالی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۰۲۴ میں شمیم اختر زوجہ صوبیدار ریٹائرڈ محمد اشرف خان قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴/۱۵ دارالبرکات ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱-۳-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۵۰۰۔۵۵ گرام مالیتی ۱۷۳۹۱/۵۰ روپے (۲) سلائی مشین مالیتی ۵۰۰/- روپے۔ (۳) حق مہر ۲۰۰۰/- روپے کل جائیداد ۱۹۸۹۱/۵۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت خورونوش مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ شمیم اختر ۴/۱۵ دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ صوبیدار ریٹائرڈ محمد اشرف خان وصیت نمبر ۲۷۵۲۴ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ناصر احمد وصیت نمبر ۲۳۲۲۶

سانحۂ ارتحال

مکرم وسیم احمد خان صاحب کے والد جناب مبارک احمد خان صاحب مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۹۳ء بروز منگل شام سوا سات بجے بقضائے الٰہی اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ آپکی عمر ۶۲ برس تھی۔ جنازہ اگلے روز بیت المہدی گولبازار میں بعد عصر صوبیدار صلاح الدین صاحب نے پڑھایا۔ جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعدازاں عام قبرستان نمبر ۱ میں تدفین عمل میں آئی۔ محترم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے دعا کروائی۔ احباب انکی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں۔

بقیہ: صفحہ ۵

جگہ ہونے والے صدیوں تجربات کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا تاہم یہ جان سکیں کہ سورج اپنی انرجی خود بخود کیسے پیدا کرتا ہے۔

لیبارٹری کے اندر کام کرنے والے سائنس دان خاص قسم کا لباس زیب تن کریں گے یہ لباس از حد صاف ستھرا ہوگا نیز بلڈنگ کی تعمیر میں خاص قسم کا بلڈنگ میٹریل استعمال کیا گیا ہے تاکسی قسم کی ریڈی ایشن باہر نہ نکل سکے کیونکہ تابکاری کی موجودگی میں نیوٹرینو کی تلاش مشکل ہو جائے گی۔

برائے فروخت
۱۰، ۱۰ مرلہ کے دو پلاٹ
سوئی گیس، میٹھا پانی، بجلی۔ سات کمروں کا مکان سوئی گیس، میٹھا پانی، بجلی، فون۔
پاک لینڈ ٹریڈرز اینڈ نیلام گھر۔ اقصیٰ چوک ربوہ

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE RS250/-
عورتوں کیلئے کورس
بانجھ پن کورس STERILITY COURSE RS 130/-
اٹھرا کورس ATHRA COURSE RS125
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر رجبہ ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ۔ ربوہ
فون:- ۶۰۶ - ۷۷۱

بقیہ صفحہ ۲

سمجھے کہ جو کچھ میری عقل میں آتا ہے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے تو یقیناً اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اس جیسے لوگ تو بہت ہیں۔ وہ کس بات پر فخر کرتا ہے۔ یا تو یہ ہو کہ وہ اپنے طور پہ یہ کہہ سکے کہ اس کی عقل دوسروں سے زیادہ ہے۔ ایسا وہ کہہ نہیں سکتا تو پھر فخر کس بات کا۔ حضور فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے تو ہمارا یار یعنی خدا تعالیٰ کافی ہے۔ وہی ہماری ہر ضرورت پوری کرنے والا ہے۔ اور وہی ہر بات میں ہماری رہنمائی فرماتا ہے۔ ہم اور ہماری عقل تو کچھ بھی نہیں۔ ہمیں کُلّی طور پر اپنے خدا تعالیٰ پہ انحصار کرنا پڑتا ہے۔ اور جو کچھ وہ ہمارے لئے کرتا ہے۔ اس کے متعلق یہی کہا جاسکتا ہے کہ وہ ہماری بہتری کے لئے کیا ہے۔

ان تین اشعار میں حضور نے پاکباز بننے کی نصیحت فرمائی ہے اور اپنی عقل پر فخر نہ کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور تیسرے شعر میں اپنی تمام حاجات کو خدا تعالیٰ ہی کے سامنے پیش کرنے کی وصیت کی ہے۔

انسان اپنے آپ کو عاجز اور لاچار سمجھے تو وہ خدا تعالیٰ کے دروازے کی طرف دوڑے گا۔ اور ایسا کرنے ہی سے اسے خدا تعالیٰ کی مدد حاصل ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان اشعار کے معانی سمجھنے انہیں اپنی زندگی پروارد کرنے اور ان پر پوری طرح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۹ اگست۔ شدید گرمی اور حبس کا سلسلہ جاری ہے۔

○ قائمقام صدر مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے انتخابات کی اچھی تجاویز پر غور کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں فوج اور الیکشن کمیشن کے انتظامات سے مطمئن ہوں۔ حکومت الیکشن کمیشن کی طرف سے پیش کی جانے والی تجاویز کا مکمل خیر مقدم کرے گی۔ شفاف انتخابات کے لئے الیکشن کمیشن سے پورا پورا تعاون کریں گے

○ نگران وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ حکومت شناختی کارڈ کی پابندی ہٹانے اور ایک ہی روز انتخابات کا سنجیدگی سے جائزہ لے گی۔ الیکشن کمیشن کے فیصلوں کے باوجود بے نظیر کی دونوں تجاویز نگران وزیر اعظم تک ضرور پہنچاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ ان فیصلوں سے نگران حکومت کی غیر جانبداری متاثر نہیں ہو گی حکومت کسی سیاسی جماعت کی طرف جھکاؤ نہیں رکھتی۔

○ پیپلز پارٹی کی قیادت نے لاہور سے پارٹی کے تین سینئر اراکین شیخ رشید، شیخ رفیق اور معراج خالد کو انتخابی سیاست سے آؤٹ کر دیا ہے۔ نواز شریف سے مقابلے کے لئے حلقہ ۹۵ سے ملک غلام مصطفیٰ کھر کی پیشکش قبول کر کے ان کے لئے قومی اسمبلی کی نشست خالی چھوڑ دی گئی۔ شہباز شریف کے مقابلے میں حلقہ ۹۶ سے جہانگیر بدر اور عاشق ڈیال کا مقابلہ خالد کھر کریں گے۔

○ اٹک سے پانچ کلو میٹر دور کنجور ریلوے اسٹیشن پر دو مال گاڑیاں آمنے سامنے ٹکرا گئیں جس سے زوردار دھماکہ ہوا دونوں گاڑیوں کی مجموعی طور پر ۲۶ بوگیاں پٹڑی سے اتر گئیں۔

○ مولانا کوثر نیازی نے لاہور میں ایک تقریب میں پیپلز پارٹی میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس تقریب میں پیپلز پارٹی کے نمایاں لیڈر موجود تھے۔ مولانا کوثر نیازی پسرور کے علاقے سے قومی اسمبلی کا انتخاب لڑیں گے۔ جہاں سے وہ ۱۹۷۰ء میں انتخاب جیتے تھے۔

○ آزاد کشمیر کے علاقے پکوٹھی اور کرناہ سیکٹروں میں متعدد پوسٹوں اور سول آبادی پر بھارتی فوج کی زبردست فائرنگ ہوئی فائرنگ کا سلسلہ رات سات بجے سے صبح تک جاری رہا۔ بھارتی فوج نئی خندقیں اور مورچے کھود رہی ہے۔

○ جنوبی بھارت میں مدراس میں انتہا پسند ہندو تنظیم راشٹریہ سیوک سنگھ کے دفتر میں زوردار بم دھماکہ کے نتیجے میں ۸ افراد ہلاک اور ۴ زخمی ہو گئے۔

○ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے سابق چیئرمین منیر احمد خان نے بتایا ہے کہ مغربی ملکوں نے چین پر بہت دباؤ ڈالا کہ پاکستان کو ایٹمی بجلی گھر نہ دیا جائے لیکن چین کی حکومت نے اعلان کیا کہ وہ اپنے معاہدے کی پاسداری کرے گی۔

○ امریکی کانگریس کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارت کے خلاف کشمیر نے بغاوت کی ہے پاکستانی مداخلت ثابت نہیں ہوتی۔ کشمیر پر پھر پاک بھارت جنگ ہو سکتی ہے۔ وہاں انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم شاہ خرچیاں بند کر کے قرض کا بوجھ اتاریں گے اور قوم کا سر اونچا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو ایشیا کا ٹائیگر بنانے کے دعوے کرنے والوں نے اپنے دورِ اقتدار میں عوام کو قربانی کا بکرا بنا دیا۔ ہم میں سے کوئی ۱۰۰ کروڑ روپے سے خصوصی جہاز نہیں خریدتا۔ ہم جانتے ہیں کہ اس سے ۲ ہزار پرائمری سکول بن جاتے ہیں۔

○ سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ مخالفین ہماری کامیابیوں سے پریشان تھے اس لئے ہمارے خلاف سازش کی گئی۔ امید ہے کہ اکتوبر کے انتخابات میں عوام کی اکثریت کی حمایت حاصل کر لیں گے۔

○ لاہور ہائیکورٹ نے پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے سلسلے میں منظور وٹو سمیت کئی اعلیٰ افسروں کو طلب کر لیا ہے۔ سابق وزرائے اعظم میں سے بے نظیر نے سی ڈی اے میں ۵۶۱ پلاٹ الاٹ کئے جو سب سے زیادہ ہیں۔

گمشدہ ایکسرے

ایک ایکسرے بمعہ ڈاکٹری رپورٹس فولڈ کیا ہوا۔ کچا بازار سے براستہ ریلوے روڈ نیشنل بنک گولبازار ربوہ تک جاتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ مریضہ کا نام "وحیدہ قمر" تحریر ہے۔ جسے ملے دفتر الفضل میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔